بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 16 /جنوری 2004 بمطابق 23 ذیقعد 1424 ہجری بروز جمعہ بوقت 10:45 پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ السلام علیکم! اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آلمo ذالك الكتٰبُ لاريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة ومما رزقنٰهم ينفقونo والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبا لا خرةؕ هم يوقنونo

ترجمہ۔ یہ الف، لام، میم ہے یہ کتاب الٰہی ہے اس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ان لوگوں کے جو غیب میں رہتے ایمان لائے۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم o

وقفہ سوالات۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر۔ سوالات کے بعد۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب! بار بار ہم نے اسی فلور پر کہا ہے اور آپ نے اس پر رولنگ بھی دی ہے آپ کی رولنگ پر یہاں Implement نہیں ہوتی آپ کی رولنگ کا یہاں کوئی پاس نہیں رکھا جاتا۔ جناب! ہماری اپوزیشن کے پندرہ سوالات ہیں پندرہ سوالات کے جوابات میں سے صرف آٹھ کے جوابات ہمیں ملے ہیں وہ جوابات بھی نامکمل اور غلط ہیں۔ جناب! یہ اسمبلی ایسے تو نہیں

چلے گی اسمبلی کوتو ہم اپوزیشن والے چلاتے ہیں اسمبلی کی جوعزت ہے مقام ہے وہ تو اپوزیشن کی وجہ سے ہے اگراپوزیشن آج اس ایوان کا حصہ نہ رہے آپ کی اسمبلی کوئی معنی نہیں رکھے گی آپ کی اسمبلی بے معنی ہوگی آپ کی اس اسپیکرشپ میں کوئی وزن نہیں ہوگا ابھی آپ کوئی ایسا طریقہ اور قانون وضع کریں تا کہ اس میں وزن بھی ہواور جو ہمارے سوالات ہیں ان کے صحیح جوابات ہمیں ملیں۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب! تمام محکموں کے آفیسر صاحبان ہیں ہمارے وزراء صاحبان کو misguide کرتے ہیں غلط بیانی کرتے ہیں غلط جوابات دیتے ہیں جس سے ان کی کردارکشی ہوتی ہے ایسا کوئی طریقہ ہوجس میں سچ ہووزن ہوحقیقت ہوکب تک ہم ایک دوسرے کودھکا دیتے رہیں گےاوراس اسمبلی کو چلاتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سردارصاحب! تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ اگر جناب! کوئی جج بھی ایسا کرے جس سے کسی کا استحقاق مجروح ہوتواس کی حیثیت جج کی نہیں رہ جاتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سردارصاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! ہمیں ایسا نہ دھکیلا جائے کہ خدانخواستہ اس اسمبلی میں آئندہ کوئی کارروائی نہ چل سکے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر! آپ نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی کرنی ہے جناب اسپیکر صاحب! ہمیں معلوم ہے آپ پرفوجیوں کا اثر ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اس میں یہ کہ ہمارے استحقاق مجروح نہ ہوں ہمارے احساسات اور جذبات مجروح نہ ہوں ایسی اسمبلی کا کیا فائدہ جب ہم سوال کرتے ہیں ان کے جوابات نہیں دیئے جاتے ہیں نہ وزراء کوتاکید کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! آپ وزراء کو کہتے ہیں اور نہ ہمارے استحقاق کا تحفظ کرتے ہیں

جناب! اس طرح سے تو اسمبلی نہیں چلے گی۔

جناب اسپیکر۔ آپ ابھی بیٹھیں تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! آپ نے اپنے آرڈر کی implement کرنی ہے وزراء صاحبان کو آپ خوش رکھیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ آپ کی پارٹی والے ہیں آپ انکو خوش رکھیں لیکن آپ نے ہمارے استحقاق کا بھی جناب! خیال رکھنا ہے آپ سے بالکل ہمارا یہ گلا ہے شکوہ ہے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے سردار صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) جناب! ممبر موصوف کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ کے آرڈر کی implementation ہونی چاہئے کل آپ نے جو آرڈر کیا تو implement ہوا ہے جو آپ کی اجازت کے بغیر اس فلور پر بولتے ہیں اور وہ ممبر اس خوش اسلوبی کو نہیں سمجھتے ہیں تو پھر اسپیکر صاحب مجبور ہو کر آرڈر دیتے ہیں ان کے کہنے کے مطابق implement بھی کرواتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اپوزیشن کو protect نہیں کر رہے ہیں آج تو سینئر وزیر صاحب بھی نہیں ہے قائد ایوان یہاں موجود نہیں ہیں تو ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں ہمارا مطالبہ ہے کہ عوام کی حکمرانی اور یہاں جو کابینہ ہے وہ اس ہاؤس کی کارروائی کا پابند ہو اور جو سوالات ہم نے کئے ہیں چار مہینوں سے ڈیپارٹمنٹ اور وزراء صاحبان ان کے جوابات نہیں دیتے ہیں تو ہم مجبور ہیں اور کہاں جائیں۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب! سردار صاحب نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے مجھے ان سے پوچھنے کا تو موقع دیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہ جمہوری طریقہ تو نہیں ہے اگر گورنمنٹ کی مرضی یہ ہے کہ وزیروں کی ایک فوج رکھیں اور وہ فوج من مانے طریقے سے عوام کی رائے عوام کا احترام اس کی پابندی اور اس کا جوابدہ نہ ہو اس ہاؤس میں وہ اپنے کو جوابدہ نہ سمجھے تو اس ہاؤس میں ہمارا آنا اور بیٹھنا ایک بے معنی اور بے فائدہ ہو جاتا ہے۔

<u>محمد اکبر مینگل</u>۔ جناب! ایک قرارداد جو فوجی چھاؤنیوں کے بارے میں تھی اس ہاؤس سے پاس ہوئی اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ ہاؤس اس فوجی تحویل میں ہے اس وقت اس کا احترام نہیں کیا جارہا ہے اور ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس اس کی حمایت میں ہیں کہ فوجی چھاؤنیاں بنیں گی ہم نے کہا تھا اس ہاؤس سے قرارداد پاس ہو چکی ہے اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس سلسلے میں ہم نے تحریک جمع بھی کیا ہے آپ کے دفاتر نو بجے کھلتے ہیں اپوزیشن کے ساتھ ایک امتیازی سلوک کیا جارہا ہے اگر آپ کا یہ رویہ ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ آپ لوگ سنیں یہ سوالات کے موقع پر آپ نے پوائینٹ آف آرڈر اٹھائی ہے پوائینٹ آف آرڈر سوالات کے بعد ہو جو آپ کہنا چاہتے ہیں ہم آپ کو موقع دیں گے ابھی سوالات کا وقت ہے آپ کا یہ کہنا تھا پھر آپ مجھے پوچھنے کا حق دیتے کہ میں پوچھ لیتا کہ آپ نے جوابات کیونہیں دیئے ہیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل</u>۔ جناب! آپ کو موقع دیا ہے اور آپ نے بار بار پوچھا ہے لیکن پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا اس وجہ سے ہم اپنی بات دہراتے ہیں پندرہ سوالات میں سے آٹھ کے جوابات نہیں ہیں۔

<u>جان محمد بلیدی</u>۔ جناب! میں نے دو تحریک استحقاق اور دو تحریک التوا submit کئے ہیں آج وہ تحریک التوا اور استحقاق نہیں ہیں آخر آپ اس اسمبلی کو چلانا چاہتے ہیں اور جو اشوز ہیں ان اشوز کو اس اسمبلی فلور پر لانا چاہتے ہیں لیکن نہ آپ کا سٹاف۔ اور جو رویہ ہم یہاں دیکھ رہے ہیں سوالات اور جوابات کے حوالے سے اور اُوپر سے یہ دھمکیاں کہ سب کو اٹھا کر باہر پھینکا جائے یہ اسمبلی ہے یہ جمہوریت ہے سب کو یہاں بات کرنے کا حق ہے یہ ایسی جگہ نہیں ہے کہ کسی کو پکڑ کر باہر نکال دے اس طرح نہیں ہونا چاہئے ہم چاہتے ہیں آپ غیر جانبدار ہوں۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>۔ جناب! یہاں جو اپوزیشن کارروائی لا رہی ہے نہ ان کے دل میں ان کا احترام ہے نہ ہمارے ٹریژری بینچز والے جو ان کی پارلیمنٹری ذمہ داریاں ہیں انہیں خوش اسلوبی سے نہیں نبھا رہے ہیں ان حالات کے تحت ہم مجبور ہیں ہم عوام کو اور میڈیا کو یہ کہنا چاہتے ہیں اسمبلی کی جو ذمہ داری ہے اس کا جو وقار ہے اپوزیشن کی جو ذمہ داری ہے مجھے افسوس ہے عبدالرحمٰن جمالی میرا بڑا بھائی ہے پارلیمنٹ کا ایک اہم اصول ہے جو تنقید اپوزیشن کرے گی حکومت اس تنقید کو سنجیدگی سے سن لے اور اپنی اصلاح کرے لیکن وہ ہمیں طنز کر رہی ہے کہ اپوزیشن کون ہے ہماری ڈائریکشن صحیح کرے ان حالات کے تحت ہم دیکھ رہے

ہیں کہ نہ وہ اپنی ذمہ داریاں جانتی ہے اور نہ وہ ہمیں کچھ سمجھتی ہے تو ہم مجبور ہیں کہ ہم اس اسمبلی سے واک آؤٹ کریں۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے تمام ممبران واک آؤٹ کر گئے)

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! ہمیں تو ان محترموں کے رویے کا پتہ نہیں۔ کس بات پہ یہ واک آؤٹ کرتے ہیں۔ کوئی ایسی وجہ ہو جس کی وجہ، میں گزارش یہ کرتا ہوں جب آپ اُنکو وہ پوائنٹ آف آرڈر پہ فلور دیتے ہیں، تو وہ شروع ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ پہلا اصول یہ ہے کہ question hour ہو اُسکے بعد بھلے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں۔ اور یہ آپس میں صلاح مشورہ کر کے آتے ہیں ''جی آج ہم نے اسمبلی کی کارروائی چلنے نہیں دینی ہے''۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ ہمارے بھائی ہیں ہم ساری تنقید سُننے کے لئے تیار ہیں۔ اب وہ question hour سب سے زیادہ important ہوتا ہے اسمبلی کی کارروائی کا۔ اُسمیں گورنمنٹ کی کارکردگی یا نا کارکردگی ظاہر ہو جاتی ہے وہ سوال تو کریں ہم جواب دیں بغیر سوال کیئے وہ کہتے ہیں ''ہم واک آؤٹ کرتے ہیں''۔ میں سمجھتا ہوں یہ مناسب نہیں ہے۔ اور دوسرا آپکی کسٹوڈین شپ Custodianship پہ بھی وہ ابھی اعتراض کرنے لگے ہیں کہ ''جی آپ پارشل partial ہو گئے ہیں''۔ حالانکہ آپ نے کوئی partiality نہیں دکھائی۔ کبھی بھی ٹریژری بینچز کی فیور favour نہیں کیا۔ اُن کو آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیں۔ وہ پانچ منٹ اور بات کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ وہ آپ کی بات کو نہیں مانتے ہیں جس کا ہمیں بھی دکھ ہوتا ہے۔ کہ وہ آپ جیسی، جس کُرسی پہ آپ بیٹھے ہیں اُسکا بھی وہ احترام نہیں کرتے (ڈیسک بجائے گئے) تو میں سمجھتا ہوں کوئی ایسی بات نہیں وہ سوالات کریں motions لے آئیں ہم اُنکے جواب دینے کیلئے بالکل تیار ہیں۔ جہاں نہیں دے سکیں گے یا کوئی خلاء ہے تو ہم اُن سے معافی مانگیں اسمیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اِس رویہ کی جو، میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ افسوس ہو رہا ہے ہم سب کو۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ خالی اپوزیشن سے ہی اسمبلی چلتی ہے تو اس حد تک وہ بجا ہے مگر سب کو اکٹھے لے کے چلنا چاہیئے ہمیں خواہ مخواہ کے اعتراضات تنقید برائے تنقید نہیں کرنی چاہیئے۔

جناب اسپیکر۔ یہ جوانکے اعتراضات کہ ''جوابات ہمیں نہیں مل رہے ہیں''۔ اِس بارے میں تھوڑی آپ وضاحت کریں۔کل بھی سات آٹھ سوالات کے جوابات نہیں آئے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیرایس اینڈ جی اے ڈی) میں آپ سے ایک گزارش کرتا ہوں جی۔

جناب اسپیکر۔ جی!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیرایس اینڈ جی اے ڈی) یہاں پر ایک question ایسا تھا یہاں، پچھلی دفعہ میں نے بھی آپ سے عرض کیا تھا اعظم صاحب کا کہ کتنے پشتون آفیسرز ہیں؟ کس گریڈ کے ہیں؟ اور کیا ہے؟ اب یہاں پہ انڈکشن کوئی پشتون بلوچ بروہی اُس بناء پہ نہیں ہوتی یہاں پہ ایسا سوال کرنا اسمبلی میں کہ آپ ایک تعصّب پھیلا رہے ہیں۔ اب یہ اسمبلی کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ زیارتوال صاحب کا ایک question ہے اُسکا جواب جناب! چالیس صفحات پہ ہیں وہ کہتے ہیں۔ پچھلے دس سال میں '' کِن کِن آفیسرز کو الاٹمنٹس ہوئیں''۔ آپ سے بھی پچھلی دفعہ یہی گزارش کی تھی کہ بھئی موجودہ دور کی آپ پوچھیں۔ اگر ہم کسی قسم کی غلط الاٹمنٹ کر رہے ہیں تو ہم قصوروار ہیں۔ دس سال کا ریکارڈ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اب ہر ممبر کو چالیس صفحے دینا ایک محکمے کے لئے یہ معمولی بات تو نہیں ہے۔ اپنے رویہ کو یہ ٹھیک نہیں کرتے۔ آپ صحیح سوال کریں جسکا ہم جواب دیں۔ ہم ڈرتے نہیں ہیں جواب سے۔ میری گزارش یہ ہے کہ تھوڑی سی آپ بھی انکو ہدایت کریں مہربانی کریں۔

جناب اسپیکر۔ مولانا عبدالواسع صاحب، عبدالرحمٰن جمالی صاحب اور احسان شاہ صاحب یہ تینوں جا کے اگر اُنکو منائیں آپ تین جائیں اُنکو منا کے لے آئیں۔ پندرہ منٹ کیلئے اجلاس کا وقفہ۔

(اجلاس گیارہ بجے پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہوا۔ اجلاس کی کارروائی دوبارہ گیارہ بجکر پچپن منٹ پر شروع ہوئی)

جناب اسپیکر۔ عبدالرحمٰن جمالی صاحب جِدھر بھی ہوں ہاؤس میں تشریف لائیں۔ (انتظار)

عبدالرحمٰن جمالی صاحب ہاؤس میں آئیں۔ (انتظار) احسان شاہ صاحب ہاؤس میں آئیں۔ سیّد احسان شاہ صاحب۔ اس دوران ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور بلوچستان وزیراعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و

مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004ء پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانونی و پارلیمانی امور) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور، بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004ء پیش ہوا۔

وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور، مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2004ء کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانونی و پارلیمانی امور) میں، وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور، تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2004ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟

(تحریک منظور ہوئی۔ مسودہ قانون منظور ہوا)

جناب اسپیکر۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 19 رجنوری 2004ء سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجے مورخہ 19 رجنوری 2004ء سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)